Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

The New Generation and E-Cigarettes: A Shari'ah Perspective

نئی نسل اور ای سگریٹ: ایک شرعی جائزہ

Dr. Muhammad Zia Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, Lahore
E-mail: zianoorani@gmail.com

Dr. Mahmood Ahmasd
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, Lahore
E-mail: muftimehmoodahmad@gmail.com

Kainat Karamat
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E, Lahore

Abstract

This paper explores the nature, structure, and religious as well as societal implications of Electronic Cigarettes (commonly known as E-Cigarettes or Vapes). E-Cigarettes are battery-powered devices designed as an alternative to traditional tobacco smoking. They consist of three main components: a battery, an atomizer (heating element), and a cartridge containing nicotine, glycerin, and various flavored chemicals.

Islamic jurisprudence classifies the ruling on E-Cigarettes based on their contents and effects: if they contain intoxicants or produce harmful odors, their use is either prohibited (haram) or discouraged (makruh). Even if devoid of intoxicants, their permissibility (mubah) is questioned due to their harmful health effects and potential to lead to sin and addiction.

E-Cigarettes are linked to several negative consequences, including addiction to nicotine, harmful impact on human health (lungs, heart, brain), a gateway to substance abuse, promotion of immorality through mixed-gender vape lounges, and increasing usage among students leading to social degradation. Furthermore, spending money on such unproductive and potentially damaging habits is discouraged in Islam.

This paper concludes that while E-Cigarettes may appear less harmful than traditional smoking, they pose significant physical, spiritual, and societal risks.

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

Thus, from an Islamic and rational perspective, abstaining from their use is the safest and most commendable approach.

Keywords: E-Cigarette, Vaping, Islam and Smoking, Health Risks, Nicotine Addiction, Vape Culture, Islamic Rulings, Youth Deviation, Moral Decay, Haram Substances, Wasteful Spending

ای سگریٹ(E-Cigarette) کا تعارف:

ای سگریٹ سے مراد الیکٹرانک سگریٹ (Electronic Cigarette) ہے، جو سگریٹ نوشی کا متبادل ذریعہ ہے۔ یہ عموماً تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے بیٹری (Battery) ، ایٹمائزر (Atomizer) (Heating Element ہیٹنگ ایلیمنٹ)اور محلول کے لیے کارٹریج(Catridge)اس میں کسی شعلے یا تمباکو کی حاجت نہیں ہوتی۔اسے استعمال کرنے کو" ویپنگ (Vaping)کہا جاتاہے۔یہ دو طرح کی ہوتی ہے : آٹو میٹک (Automatic)اور مینول (Manual)۔آٹو میٹک ای سگریٹ استعمال کرنے والا جب کش لگاتا ہے، تو فوراً ہی سینسر (Sencor)ایٹمائزر کو کرنٹ فراہم کرتاہے، جس سے وہ گرم ہو کر محلول کو بخارات میں بدلتاہے اور بخارات سانس کے ساتھ انسان کے منہ میں داخل ہو جاتے ہیں اور مینول ای سگریٹ کو بٹن دبا کر کش لگایا جاتاہے۔اس کے کارٹریج میں عمومی طور پہ نکوٹین، گلیسرین،اور مختلف پھلوں کے فلیور موجود ہوتے ہیں۔

عام سگریٹ میں نکوٹین نامی مادہ تمباکو ہوتاہے، جو تمباکو کے جلنے سے دھویں کے ساتھ انسان کے اندر داخل ہوتاہے، جبکہ ای سگریٹ میں نکوٹین کے محلول کو بخارات میں تبدیل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر ان میں بعض کوری فل (Refill) کیا جا سکتا ہے اور بعض ڈسپوزبل (Disposable)ہوتی ہیں۔اس کے کارٹریج میں نکوٹین اور گلیسرین کے علاوہ کوئی اور کیمیکل بھی ڈالا جا سکتاہے۔ نیز ایک جائزے کے مطابق مارکیٹ میں سینکڑوں برانڈز(Brands)کے الیکٹرانک سگریٹ دستیاب ہیں، جن کے فلیورز کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

ای سگریٹ (E Cigarette)کاشرعی حکم:

(1) یہ سگریٹ اگرایسے لیکوڈ (Liquid) یا مواد پر مشتمل ہو، جو عقل و حواس میں فتور پیدا کرے اور نشہ دے، تواس کااستعمال ناجائز و حرام اور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

گناہ ہے کہ حدیث پاک میں نشہ اور فتور پیدا کرنے والی ہر چیز کے استعمال سے منع فرمادیا گیا ہے۔

(۲) اگر اس کے ذریعے ایسا فلیور استعمال کیا گیا، جس سے منہ میں قابل نفرت بو پیدا ہو جائے، تو اس کی ویپنگ مکروہ وخلاف اولیٰ ہوگی اور پھر جب تک منہ سے بو آرہی ہو، مسجد میں داخل ہونا اور (وقت میں گنجائش ہو تو نماز پڑھنا منع ہوگا، لہذا مسجد میں داخل ہونے اور نماز پڑھنے سے قبل منہ کو خوب اچھی طرح صاف کرنا ہوگا۔اس صورت کی نظیر کچا لہسن اور پیاز استعمال کرنا ہے۔

(۳) اگر یہ سگریٹ نشہ آور مواد سے خالی ہو اور اس کی وجہ سے منہ میں بو بھی پیدا نہ ہو، تو اسے استعمال کرنا مباح (یعنی نہ ثواب اور نہ گناہ) ہے، لیکن دوسری جانب اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں اور یہ تیزی سے گناہوں کی طرف لے جانے کا سبب بھی ہے، تو اباحت کی اس ایک خاص صورت کے باوجود اس کے مفاسد و خرابیوں کو ہر گز قطع نظر نہیں کیا جاسکتا، اسی لیے عقل و شعور رکھنے والا کوئی بھی شخص اس کے قریب ہر گز نہیں جائے گا اور شریعت مطہرہ کی نظر میں بھی اس کی پذیرائی نہیں ہے، بلکہ بالتا کید بچنے کا کہا جائے گا۔ذیل میں اس کی چند خرابیاں بھی ذکر کی جارہی ہیں۔

ای سگریٹ (ECigarette) کے مفاسد پر طائرانہ نظر

نکوٹین کا عادی بن جانا:

ابتدا میں کئی جگہ ای سگریٹ کی مارکیٹنگ اس طرح کی گئی تھی کہ یہ تمباکو نوشی سے نجات حاصل کرنے کا بہتر ذریعہ ہے کہ اس میں نکوٹین کی ڈوز (Dose) کم کرکے بھی استعمال کر سکتے ہیں، یوں رفتہ رفتہ ڈوز کی کمی تمباکو نوشی سے چھٹکارے کا سبب ہے، لیکن عام مشاہدہ ہے کہ لوگ تمباکو نوشی سے چھٹکارا پانے کی بجائے اس کے ذریعے نکوٹین کے عادی بن گئے ہیں، بلکہ ایسے مرد وخواتین حتی کہ کم عمر لڑکے لڑکیاں بھی جو پہلے تمباکو نوشی نہیں کرتے تھے، بکثرت اس میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں، جبکہ نکوٹین کا مسلسل استعمال تباہ کن اثرات رکھتا ہے۔

انسانی صحت کے لیے میٹھا زہر:

اس کا استعمال بظاہر اچھا لگتا ہے، کہ اس کے مختلف فلیورز ہیں اور کیمیکل کے ذریعے منہ میں پھلوں وغیرہ کا ذائقہ محسوس کیا جاسکتا ہے، پھر عام سگریٹ کے مقابلے میں اس کا دھواں زیادہ ہونے کی وجہ سے نوعمر افراد کے لیے کشش کا باعث بنتا ہے اور ان وجوہات کی بناء پر بطور فیشن بھی اس کا رواج چل پڑا

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

ہے، جبکہ ویپنگ پھیپھڑوں کے ساتھ دل، گردوں، خون کی رگوں میں نقصان اور دماغ پر منفی اثرات مرتب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، گویا یہ انسانی صحت کے لیے زہر قاتل ہے۔

نشہ کی طرف لے جانے کا آسان ذریعہ :

اس کے کارٹریج میں نکوٹین وغیرہ کی جگہ نشہ آور مواد بھی ڈالا جاسکتا ہے اور لوگ اس آلے کا استعمال کرتے ہوئے بآسانی نشہ کی طرف چلے جاتے ہیں، جبکہ نشہ تو حرام اور گناہ ہے اور جو چیز حرام کی طرف جانے کا ذریعہ بنے، شریعت مطہرہ اس سے منع ہی کرتی ہے۔

بے حیائی کو فروغ دینے میں اہم کردار:

معاشرے میں باقاعدہ اس کے پب(Pub)اور بار(Bar) بنے ہوئے ہیں، جہاں اسے استعمال کرنے کی سہولیات موجود ہیں، ان میں کئی جگہ لڑکے لڑکیاں جمع ہو کر ویپنگ کرتے اور گپ شپ لگاتے ہیں، جس سے نہ صرف بے حیائی و فحاشی جیسے ناسور کو فروغ مل رہا ہے، بلکہ اس کے ضمن میں اور بھی متعدد شرعی و معاشرتی خرابیاں جنم لے رہی ہیں اور جرائم کے بنیادی اسباب میں اس کا بھی اہم کردار ہے۔

پھر تعلیمی اداروں میں بھی اس کا رجحان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے، گھر سے تعلیم کے نام پر نکلنے والوں کی اچھی خاصی تعداد بری صحبت کی وجہ سے اس خرابی کا شکار ہو چکی ہے اور یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ طلباء و طالبات ابتدا میں تو شوق و تفریح کی خاطر استعمال کرتے ہیں، پھر اس کی لت پڑ جاتی ہے اور آگے چل کر یہی بری عادت انہیں نشے کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ تعلیمی اداروں سے موصول ہونے والی رپورٹس انتہائی خطرناک ہیں، جو بالیقین بڑی خرابی کا پیش خیمہ ہے، اگر اس پر کنٹرول نہ کیا گیا، تو قوم و ملت کو تعمیر کرنے والے خود بڑی تباہی کا نشانہ بن جائیں گے۔

لایعنی کاموں میں مال خرچ کرنا:

جوں جوں اس کے استعمال میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس کی مانگ بھی بڑھتی جا رہی ہے اور مارکیٹ میں نت نئے برینڈز (Brands)اور فلیورز متعارف کروائے جا رہے ہیں، جو بیش قیمت بھی ہوتے ہیں اور شوقین حضرات ان پر بے دریغ اپنا پیسہ خرچ کرتے ہیں، اسلام تو ہمیں ایسے کاموں سے بھی بچنے کی تعلیم دیتا ہے، جس کا دینی و دنیاوی کوئی نفع نہ ہو، جبکہ یہاں دو قدم آگے اپنے ہی ہاتھوں نقصان حاصل کیا جا رہا ہے، جو شریعت مطہرہ کی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

نظر میں بلاشبہ قابل ملامت ہے۔

قانون کی نظر میں نہایت مذموم عمل:

کئی نامور وترقی یافتہ ممالک میں نقصانات کے پیش نظر اسے خریدنے بیچنے اور استعمال پر سخت پابندی عائد کر دی گئی ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری سزائیں مقرر کی گئی ہیں اور ہمارے ہاں پاکستان میں بھی یہ مذموم ہے اور اس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

مذکورہ تفصیل سے واضح ہوا کہ ای سگریٹ کو استعمال کرنا، اس کو رواج دینا، بلاشبہ لا یعنی کاموں میں مال اڑانے، معاشرتی نقصانات کو جنم دینے اور نسلوں کو تباہ کرنے کے مترادف ہے، لہذا اس سے بچنے اور دور رہنے میں ہی عافیت ہے۔

جزئیات

دین اسلام میں لا یعنی کاموں کا ترک مطلوب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من حسن إسلام المرء تركه مالا يعنيه[1] ترجمہ: آدمی کے اسلام کے حسن سے ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کرے۔

شریعت اسلامیہ نے نقصان وضرر برداشت کرنے اور کسی کو نقصان وضرر پہنچانے، دونوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لاضرر ولاضرار في الاسلام[2] ترجمہ: اسلام میں نہ ضرر (نقصان) ہے اور نہ ضرر دینا۔

قرآن کریم ہمیں حیاء کا درس دیتا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا[3]

ترجمہ کنزالایمان: "مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔"

[1] جامع الترمذی، ابواب الزھد، جلد 2، صفحہ 58، مطبوعہ کراچی
[2] المعجم الاوسط جلد 5، صفحہ 238، رقم الحدیث (5193)، مطبوعہ قاھرہ
[3] پارہ 18، سورۃ النور، آیت (30،31)

OPEN ACCESS CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
December 27, 2024

مردوں عورتوں کے اختلاط کے متعلق حضرت حمزہ بن ابی اسید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے:

" أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق، فقال رسول الله ﷺ للنساء : استأخرن، فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلتصق بالجدار حتى إن ثوبها ليتعلق بالجدار من لصوقها به [4]

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ مسجد سے نکل رہے تھے، تو راستے میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو گیا، تو عورتوں سے فرمایا: تم پیچھے رہو تمہیں یہ درست نہیں کہ بیچ راستے میں چلو، تم راستے کے کنارے اختیار کرو، پھر عورت دیواروں سے مل کر چلتی تھی، حتی کہ اس کا کپڑا دیوار سے الجھتا تھا۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

" نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر [5]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور اعضاء کو ڈھیلا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

تمباکو نوشی کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''رہا حقہ نوشی کا، تمباکو نوشی کا مسئلہ، تو اگر وہ عقل اور حواس میں فتور پیدا کرے، جیسا کہ رمضان شریف میں افطار کے وقت ہندوستان کے جاہلوں کا معمول ہے، تو یہ بطور خود حرام ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث کی وجہ سے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ہر نشہ اور فتور پیدا کرنے والی چیز کا استعمال ممنوع ہے۔۔۔ ورنہ اگر اسے معمول نہ بنائیں، لیکن قابل نفرت بدبو پیدا ہو جائے، تو مکروہ تنزیہہ اور خلاف اولیٰ ہے، جیسے کچا لہسن اور پیاز استعمال کرنا اور اور اگر اس سے بھی خالی ہو یعنی بدبو وغیرہ نہ ہو، تو مباح ہے۔''[6]

فتاوی امجدیہ میں ہے: '' کچا لہسن، پیاز کھانا مکروہ ہے اور کھانے کے بعد جب تک بو باقی ہے، مسجد میں جانا منع ہے اور اگر وقت میں گنجائش ہو، تو نماز میں بھی تاخیر کرے، ورنہ بدرجہ مجبوری پڑھ لے۔

[4] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، جلد 2 صفحہ 375، مطبوعہ لاھور

[5] سنن ابو داؤد، کتاب الاشربہ باب نھی عن السکر، جلد 2، ص 163، مطبوعہ لاھور

[6] فتاوی رضویہ، جلد 23 صفحہ 299 تا 300، رضا فاؤنڈیشن، لاھور

OPEN ACCESS
CC BY

یوہیں جب تک بو باقی ہو، تلاوت بھی مکروہ ہے اور وجہ سب کی یہ ہے کہ اس سے فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے: " فان الملائکة تتاذی مما یتاذی به الانس اور پختہ لہسن پیاز کھانے میں حرج نہیں کہ اس کے کھانے سے بدبو نہیں پیدا ہوتی اور ہنگ میں چونکہ بدبو ہوتی ہے، لہذا یہ بھی کچے لہسن کے حکم میں ہے۔"[7]

مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ بیڑی، سگریٹ اور حقہ پی کر مسجد میں داخل ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: خوب منہ صاف کرنے کے بعد مسجد میں داخل ہو، اس لیے کہ بیڑی اور سگریٹ وغیرہ کی بو جب تک کہ باقی ہو، مسجد میں داخل ہونا، جائز نہیں۔"[8]

نتیجہ

ای سگریٹ کا استعمال اگرچہ ظاہری طور پر عام سگریٹ سے "کم نقصان دہ" لگتا ہے، مگر

- دینی لحاظ سے مشکوک یا مکروہ
- صحت کے لیے زہر قاتل
- معاشرتی لحاظ سے فساد انگیز
- قانونی لحاظ سے کئی ممالک میں ممنوع

لہذا احتیاط، اجتناب اور مکمل ترک ہی بہتر، عقلمندی اور شریعت کے مطابق رویہ ہے۔

سفارشات:

1. شرعی، اخلاقی اور طبی لحاظ سے ای سگریٹ سے مکمل اجتناب کیا جائے اور نوجوانوں کو اس کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔
2. والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں پر خاص نظر رکھیں، اور ویپنگ کی عادت سے بچانے کے لیے دوستانہ انداز میں رہنمائی کریں۔

[7] فتاوی امجدیہ، حصہ 4، صفحہ 149 تا 150 مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
[8] فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 535، شبیر برادرز لاھور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 27, 2024

3. حکومت کو چاہیے کہ ای سگریٹ کی فروخت، درآمد اور تشہیر پر پابندیاں لگائے، خاص طور پر تعلیمی اداروں کے قریب اس کی دستیابی پر سخت کارروائی کی جائے۔

4. علماء، خطباء اور دینی ادارے اس موضوع پر آگاہی مہم چلائیں تاکہ لوگ شرعی نقطۂ نظر اور صحت کے نقصانات سے باخبر ہو سکیں۔

5. سوشل میڈیا، اشتہارات اور مارکیٹنگ میں ای سگریٹ کو فیشن کے طور پر دکھانے پر قدغن لگائی جائے، کیونکہ یہ نوجوان نسل کو بہکانے کا بڑا ذریعہ ہے۔

6. مساجد اور مدارس میں ویپنگ کے خلاف تربیتی لیکچرز اور دروس کا اہتمام کیا جائے تاکہ عوام میں شعور بیدار ہو۔

7. صحت کے ماہرین اور ریسرچ ادارے ای سگریٹ پر مسلسل تحقیق کریں اور اس کے نقصان دہ اثرات کو واضح انداز میں عوام کے سامنے لائیں۔

CC BY